52606 ـ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ کو فلسطین میں وقف عطا کیا تھا ؟

سوال

میں نے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فلسطین کا الخلیل نامی علاقہ بنو تمیم کو عطا کیا تھا، اور ان کے لیے اس کا معاہدہ بھی لکھا تھا اس کے گواہوں میں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ بھی تھے، اور بنو تمیم آج تك الخلیل میں بس رہے ہیں، اور اپنا وقف کا حق اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں، کیا یہ بات صحیح ہے، باوجود اس کے کہ اس وقت فلسطین مسلمانوں کے پاس نہیں تھا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

کئی روایات میں بیان ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ کو بیت حبرون جسے آج الخلیل کا نام دیا جاتا ہے، بطور عطیہ عطا کیا تھا.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں:

تمیم بن اوس بن خارجۃ ابو رقیۃ الداری رضی اللہ تعالی عنہ عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت کے بعد شام کی طرف منتقل ہو گئے اور بیت المقدس میں رہائش اختیار کر لی، انہوں نے نو ھجری میں اسلام قبول کیا تھا.

یعقوب بن سفیان کہتے ہیں:

ان کا کوئی بیٹا نہیں تھا صرف ایك بیٹی تھی جس کا نام رقیۃ تھا.

اور کئی ایك طریق سے وارد ہے کہ نبیکریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بیت حبرون نامی زمین عطا کی تھی.

دیکھیں: تھذیب التھذیب (1 / 449). اختصار کے ساتھ

اور معجم البلدان میں ہے کہ:

بیت المقدس کے علاقہ میں حبرون ایك بستی کا نام ہے جس میں ابراہیم خلیل علیہ السلام کی قبر ہے، جس پر الخلیل

کا نام غالب آچکا ہے.

تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور ان سے درخواست کی کہ انہیں حبرون کا علاقہ دے دیا جائے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی درخواست منظور فرماتے ہوئے انہیں ایك خط لکھ دیا، جس میں تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تمیم داری اور ان کے ساتھیوں کو دیا گیا ہے:

میں نے تمہیں بیت عینون اور بیت حبرون اور مرطوم اور بیت ابراہیم ان کی ذمہ داری اور جو کچھ اس میں ہے تمہیں دیا، یہ خالص عطیہ ہے، اور یہ نافذ کر دیا گیا اور یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان اور ان کے بعد آنے والوں کے سپرد کر دیا گیا ہے.

لھذا جس نے بھی اس میں انہیں اذیت دی تو اس نے اللہ تعالی کو اذیت دی، اس پر ابوبکر بن ابی قحافہ اور عمر اور عثمان و علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین گواہ ہیں. اھـ اختصار کے ساتھ

دیکھیں: معجم البلدان (2 / 212).

اور اس وقت فلسطین مسلمانوں کے پاس نہ تھا، بلکہ رومیوں کی حکومت میں شامل تھا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فتح ہونے کے بعد ان کے لیے عطیہ کیا تھا، تو یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ان کے لیے ایك بشارت کی طرح تھی کہ اسے مسلمان فتح کریں گے.

اور پھر جب عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں فتح ہوا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ پورا کیا، تو اس علاقے کو تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی اولاد خیرات جس کی تحدید کردی تھی کے لیے وقف کر دیا.

فلسطین کی سرزمین پر اسلام کا یہ سب سے پہلا وقف تھا، مقدسی رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب " احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم" میں بیان کیا ہے کہ:

یہاں ایك مستقل مہمان خانہ ہے جس میں باوچی اور نان بائی اور خدم کرنے والے موجود ہیں، جو الخلیل شہر میں ہر آنے جانے اور اس کی زیارت کرنے والے کو زیتون کے تیل کے ساتھ کھانا پیش کرتے ہیں، اور یہ کھانا اور مہمان نوازی تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ کے وقف میں سے ہے.

اور قلقشندی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

حمدانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: اور خلیل علیہ السلام کا شہر بنو تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ سے معمور ہے، اور بنو تمیم کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھا ہوا خط اور رقعہ موجود ہے، جو انہوں نےتمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ اور ان کےبھائیوں کو بیت حبرون عطیہ کرنے کے متعلق لکھ کر دیا تھا، بیت حبرون وہ الخلیل شہراور اس کے کچھ علاقے ہیں.

دیکھیں: صبح الاعشی (1 / 47).

واللہ اعلم .